لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

هو المعین — هو الشافی

دبدبۂ سکندری

ریاست رامپور

۱۰۵۹

بفیض روحانی حضرت شاہ ... صاحب ... رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اڈیٹر محمد فضل حسن صابری

سب اڈیٹر منشی صابر حسن قادری

... جون ... نمبر ۱۵

دال ... وقائع ... حضرت ... سطوت شاہانہ ... دبدبۂ سکندری	نشتر ... شہر ... زیادہ تر ... شہرہ ... کرد رعب جلال قیصری	حکم ... رامپور ... ماہ ... ترک ... سپہر ... بستہ کمر چاکری

اشتہار ضوابط اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

(۱) بفضل خالق کون و مکان و طفیل حضرت خاتم پیغمبران صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ہفتہ وار اخبار ہر دو شنبہ ۳۰ سال سے ریاست رامپور و ممالک محروسہ میں اشاعت پذیر ہوتا ہے جس میں اول اقوال بزرگان دین و ملت پھر نامہ نگاران کے مراسلات اور رنگ ما میں جسے ... یا گورنمنٹ خوشگوار تعلقات پیدا ہوں پھر انگریزی اخبارات کے دلچسپ ترجمے اور تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں۔

(۲) قیمت کی چار مدہ جات پر منقسم ہے (ا) جلیل القدر والیان ریاست ... مطلع اپنی قدردانی سے جو عطا فرمائیں (ب) امرائے ملک سے سالانہ پیشگی ... اور ... (ج) قدردان شائقین سے سالانہ پیشگی مبلغ ... اور مابعد ... (د) حضرات سادات کرام و فقرائے عظام و کم استطاعت طلبا کو خاص رعایت دیجاتی ہے۔

(۳) یہ اخبار بعض خاص صورتوں میں بامید خریداری ارباب ہمت و مشاہیر عظام کے نام بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے اگر خریداری منظور ہو اخبار کو ... خریدار تصور ہونگے ... نامنظوری ... عدم ترسیل اخبار کی اطلاع دیں ... ورنہ ... خاکسار محمد فضل حسن خان صابری فاروقی اڈیٹر و منیجر ... (۵) جو حضرات اخبار نہ خریدنا چاہیں ... بقایا قیمت ...

... خریداری کرنا چاہیں ... قیمت اخبار ... (۶) جو حضرات ... فرمائیں ... کو اطلاع دینا ... اخبار کی شکایات ... اگر ... (۷) قیمت اخبار ... تو کارخانہ کو حق ہوگا کہ ... (۸) وہ مضامین جو ... متعلق ہوں وہ بغیر کسی ... اور جو خاص مضامین ... اجرت ... کیجائیگی ... (۹) ... جو اشتہار ... میں کوئی قانونی ... درج اخبار ... اشاعت کیساتھ مشتہر ہو سکتے ہیں ... سرکاری دفتروں ... (۱۰) ... کالم اخبار کے اندر ... اجرت ... پر شائع ہوگا ... (۱۱) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ بھیجئے۔

نرخنامہ اشتہارات تجارتی اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

مدت طبع	چہارم کالم	نصف کالم	ایک کالم	پورا صفحہ
ایک ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک سال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر پرچہ اشاعت ہفتہ بلا قیمت ملے گا۔ منیجر

هو الخبیر حق حق حق

دبدبہ سکندری رامپور

یوم مبارک دوشنبہ
۱۹ ماہ ذی الحجۃ المبارک ۱۳۴۵ھ مطابق ۲۰ - جون ۱۹۲۷ء

دینی باتیں

حضور پر نور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ اللہ تعالیٰ سے اوس امر مین ڈر جسمین تجھکو علم ہے -

اور فرمایا عسرت و آسانی مین اللہ عز و جل کو یاد کر -

اور فرمایا تہمتون کی جگہون سے بچو -

اور فرمایا تم لوگون مین کامل عقل والا وہ ہے جو اللہ عز و جل کا خوف کرنے مین تم سے اشد ہے -

اور فرمایا شراب سے اجتناب کرو اسلئے کہ شراب تمام شرون کی کنجی ہے -

اور فرمایا اجر رنج اور سختی کی مقدار پر ہے -

اور فرمایا طلب دنیا مین اجمال کرو اسلئے کہ تمام میسر ہی اوس چیز کے لئے کہ پیدا کیا گیا ہو -

اور فرمایا احسان یہ ہو کہ تو اللہ عز و جل کی عبادت اس طور پر کر گویا کہ تو اوسکو دیکھ رہا ہو پس اگر تو اوسکو نہین دیکھتا ہو تو اس طریقہ سے عبادت کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہو - الغرض فرمان مصطفوی یہ ہو کہ نماز مین حضوری چاہئے -

اور فرمایا میری امت کا اختلاف رحمت ہو - اور فرمایا اپنی زبان کو مگر خیر سے نہ روک - اور فرمایا عمل کو خالص کر کہ عمل سے تھوڑا تجکو کفایت کریگا -

اور فرمایا جس نے تجکو امانت دی تو اوسکو ادا کر اور جسنے تیرے ساتھ خیانت کی تو اوسکی خیانت نہ کر -

اور فرمایا میرے رب نے مجکو ادب سکھایا اور میری احسن تادیب فرمائی -

اور فرمایا اللہ تعالیٰ جسوقت کسی بندے کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو دنیا مین اوسکو زاہد بناتا ہو اور اوسکے نفس کے عیوب پر اوسکو بینا کرتا ہے - اور دین کے امور مین سمجھ دیتا ہو -

اور فرمایا جسوقت تو نے برائی کی پس نیکی کر -

اور فرمایا جسوقت تو نے شرم نہین کی پس اوسوقت تو جو چاہے وہ کر -

اور فرمایا جسوقت قضا اوتری بصر اندھی ہو گئی -

اور فرمایا رحم کرو تم بھی رحم کئے جاؤ گے -

اور فرمایا دنیا مین زہد اختیار کر اللہ تعالیٰ تجکو دوست رکھیگا اور جو چیز آدمیون کے ہاتھ مین ہو اوس سے زہد کر آدمی تجکو دوست رکھینگے

اور فرمایا اپنی حاجتون پر مخفی طور پر استعانت چاہو اسلئے کہ ہر صاحب نعمت محسود ہوتا ہو -

اور فرمایا ہر کام پر اوس کے اہل سے استعانت چاہو -

اور فرمایا اپنے دل سے فتویٰ طلب کر اگرچہ لوگون نے تجکو فتویٰ دیدیا ہو -

اور فرمایا اسلام قبول کر سلامت رہ -

اور فرمایا بخشش کر تاکہ تیرے ساتھ بخشش کیجائے -

اور فرمایا میرے اصحاب ستارون کی مانند ہین تم جس کسی کی اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے -

اور فرمایا تیرے دشمنون کا بڑا دشمن وہ نفس ہو جو تیری دونون پسلیون کے درمیان ہو -

اور فرمایا خطاؤن مین اعظم الناس وہ شخص ہو جو آدمیون کو زیادہ تر باطل امور مین خوض کرتا ہے -

اور فرمایا خطاؤن مین اعظم الناس جھوٹ بولنے والی زبان ہو -

اور فرمایا زیادہ تر اندھا پن وہ گمراہی ہو کہ بعد ہدایت کے ہو -

اور فرمایا ایک وجہ کے ساتھ عمل کر کل وجہین اوسکی تجھکو کفایت کرینگی

اور فرمایا اللہ عز و جل کے ساتھ علم افضل اعمال ہو

اور فرمایا افضل جہاد یہ ہو کہ تو اپنے نفس اور خواہش کیساتھ جہاد کرے

اور فرمایا افضل دین کا ورع ہے -

اور فرمایا افضل صدقہ کا ناداروں کے ساتھ سعی کرنا ہے - اسلئے یہ تجھے چاہئے کہ اوسکے ساتھ ابتدا کر خیر مین -

اور فرمایا افضل آدمیون کا وہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے زیادہ تر تقویٰ والا ہے - اور جسکا بڑھی ہی مین آدمیون سے زیادہ ہو -

اور فرمایا اوس شخص نے فلاح پائی جو عاقل ہو -

اور فرمایا اخراجات مین میانہ روی اختیار کرنا نصف معیشت ہو اور باہم محبت رکھنا نصف عقل ہو اور اچھے طور سے سوال کرنا نصف علم ہو

اور فرمایا اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد فرماتا ہو جب تک کہ بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد مین رہتا ہے -

اور فرمایا جہالت کے امور کو مین دور کرتا ہون مگر وہ چیز کہ اسلام نے اوسکو پسندیدہ کیا ہو مین اوسکو دور نہین کرتا -

التضمین الحمید المسکین علی مناجات امام زین العابدین

۲۰ جون کے پرچہ مین ہمنے اپنے محترم بزرگ سید السادات حضرت جناب مولانا مولوی حکیم **سید شاہ رضی علی صاحب** قبلہ رضی دانا پوری کا جو ہمارے دیرینہ کرم فرما جناب خیر مجسم صاحب ریونیو سکرٹری بہادر رامپور مدظلہم کی تضمین شایع کی تھی جو آپنے سید الساجدین حضرت سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام کی مقبول انام مناجات پر کی تھی۔ دیرینہ دوست اس تضمین شریفہ کو پڑھکر ہمارے دیرینہ اور خاندانی قدر دان اور دبدبہ سکندری کے بہت قدیمی ناظر و شایق جناب مولانا مولوی **چودھری محمد عبدالحمید خانصاحب بہادر** حمید مؤلف کتاب مستطاب کنز الآخرت و رئیس اعظم سہسوار ضلع بدایون متعنا اللہ تعالی بطول حیاتہم نے اپنے کرمنامہ مین تحریر فرمایا ہی کہ حضرت امام علیہ السلام کی مناجات پر جناب مولانا رضی کی عربی تضمین پڑھکر آپ کو نہایت مسرت ہوئی ہی اور یہ تضمین آپکو نہایت پسند ہی۔ آپنے اوس پر کیف مناجات سے متکیف ہو کر اردو مین تضمین کی ہی جو اپنے دیرینہ کرم سے دبدبہ سکندری کو عطا فرمائی ہے جسکو ہم حضرت حمید مدظلہ اللہ المجید کے شکریہ اور درازی عمر اور ترقی صحت و عافیت کی دعاؤن کے ساتھ ذیل مین درج کرنے کی عزت حاصل کرتے ہین۔

جناب ممدوح نے یہ بھی تحریر فرمایا ہی کہ جو مناجات آپنے اپنے اخبار مین بذیل تضمین طبع فرمائی ہے اوسمین تین چار شعر زائد ہین۔ اور الحاقی معلوم ہوتے ہین اس سے پہلے مین نے وہ شعر اور کہین نہین دیکھے اور نہ کسی اوستاد سے سنے۔ نیز اونکا مضمون بھی ویسا فصیح و بلیغ نہین ہی جیسا کہ دیگر اشعار کا ہی۔ اونکی بندش و ترتیب الفاظ امام ہمام کی بندش و ترتیب سے بہت گری ہوئی ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ ضرور الحاقی ہین۔ لہذا میری تضمین مین وہ شعر شامل نہین ہین میرے پاس جو مناجات ہے وہ اسیقدر ہی جسکی مین نے تضمین کی ہے۔ (مدیر)

اے خوش نسیم صبح دم جب پہونچے تو سوئے حرم
رکنا ادب سے بس قدم، روضے پہ جاکر لاجرم
تجھکو خدا کی ہے قسم، مجھپہ تو کرنا یہ کرم
إن نلت يا ريح الصبا يوماً إلى أرض الحرم
اگر پہونچے تو اے صبا کسی دن زمین حرم نبوی مین
بلغ سلامي روضة فيها النبي المحترم
تو میرا سلام پہونچا اوس روضۂ مبارک مین جسمین نبی محترم جلوہ گر ہین

چہرہ ہے جنکا نور لقا، مکھڑا ہے جنکا چاند سا
ذات اونکی ہے نور خدا، ہاتھ اونکے دریای سخا
وہ کون؟ یعنی مصطفے صل علی صل علی
من وجهه شمس الضحى من خده بدر الدجى
جنکا چہرہ مبارک آفتاب نیم روز ہو اور جنکا رخسار چودھوین رات کا چاند ہو
من ذاته نور الهدى من كفه بحر الهمم
وہ جنکی ذات بابرکات نور ہدایت ہے اور وہ جنکا ہاتھ ہمتون کا دریا ہو

اللہ معبود ایک ہے، غالب ہے اوسکی سلطنت
اسلام سچا دین ہے، جسمین نہین کچھ منقصت
احمد رسول پاک ہین کیا ہو بیان اونکی صفت
قرآنه برهاننا نسخاً لأديان مضت
قرآن پاک اون کا ہمارے واسطے دلیل صریح ہی کہ جسنے اگلے دینونکو منسوخ کردیا
إذ جاءنا أحكامه كل الصحف صار العدم
جب اوسکے احکام ہمپر نازل ہوئے تو تمام اگلی کتابین اور صحیفے نیست ہوگئے

محبوب سے ہین ہم جدا، کیون ہون نہ غم مین مبتلا
درد وا، دریغا، حسرتا، فریاد و، غوغا و بکا
وا قسمتا، وا قسمتا، کب تک سہین ہم یہ جفا
أكبادنا مجروحة من سيف هجر المصطفى
ہمارے جگر زخمی ہین تلوار ہجر مصطفے سے
طوبى لأهل بلدة فيها الرسول المحتشم
مژدہ و بشارت ہیں اون لوگونکو جنکے شہر مین رسول کریم آرام فرما ہین

ہون رحمتین نازل سدا، اور برکتین بے انتہا
بر روح پاک مجتبےٰ، بر جان پاک آل عبا

کہتا ہون با مہر و وفا، اے مومنان با صفا
صَلُّوا عَلیٰ عَیْنِ الْحَیَا بِنْتِ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰے
درود اور رحمت بھیجو تم آنکھ چشمۂ حیا دختر نبی برگزیدہ پر

اَلْفَاطِمَہ خَیْرُ النِّسَا بَحْرُ الْاَنْہَارِ الْکَرَمْ
جن کا نام مبارک سیدہ فاطمہ بتول زہرا بی بی خیر النسا ہے
جو کہ بخششون کے نہرون کی سمندر ہین

مین ہی نہین یہ چاہتا، بلکہ تمام آبا و اُم
خویش و برادر یا رسب، اے شاہ اقلیم دوم

اے شافع روز جزا، یہ عرض میری سن لو تم
لَسْتُ بِرَاجٍ مُنْفَرِدًا بَلْ اَقْرِبَائِیْ کُلُّھُمْ
تنہا مین ہی ایک امیدوار نہین ہون بلکہ میرے سب عزیز و قریب

فِی الْحَشْرِ اِشْفَعْ یَا شَفِیْعُ بِالصَّادِ وَالنُّوْنِ الْقَلَمْ
محشر مین شفاعت فرمایئے اے ہمارے شفیع بہ برکت و طفیل
سورۂ پاک صاد اور نون و قلم کے

مین ہون غریب و بینوا، مسکین و محتاج و گدا
در پر تمہارے جبہ سا، رحمت کا طالب ان شہا

ہون سخت بدبخت اور برا، پر ہے تمہارا آسرا
یَا مُصْطَفٰے یَا مُجْتَبٰے اِرْحَمْ عَلٰی عِصْیَانِنَا
اے مصطفےٰ اے مجتبیٰ رحم فرمایئے ہمارے گناہون پر

مَحْجُوْبَۃٌ اَعْمَالُنَا طَمَعًا وَ ذَنْبًا وَالظُّلَمْ
محجوب ہین ہم اپنے اعمال و طمع و ظلمت گناہ سے

اے سرور دنیا و دین، ہو رحمت عالم تمہین
تم ہو شفیع المذنبین، اور مین بہت اندوہگین

مجھپر کرم ہو یوم دین، از بہر آل طاہرین
یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ
اے رحمۃ للعالمین آپ ہی گنہگارون کے بخشوانے والے ہین

اَکْرِمْ لَنَا یَوْمَ الْحَزِیْنِ فَضْلًا وَ جُوْدًا وَالْکَرَمْ
کرم فرمایئے ہمارے حال پر بطفیل کمال فضل اور جود و کرم سو قیامت مین

اے بہترین مرسلین، اے برکت حق بر زمین
مسکین حمید کمترین، کہتا ہے با قلب حزین

لیجے خبر میری کہین، دیجے خلاصی اے امین
یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَدْرِکْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
اے رحمۃ للعالمین خبرگیری فرمایئے زین العابدین (علیہ السلام) کی

مَحْبُوْسٌ اَیْدِی الظّٰلِمِیْنَ بِالْمَوْکِبِ الْمُزْدَحِمْ
جو کہ قید ہے ظالمون کے ہاتھون مین اور قید ہے مجمع لشکریان مین

شکریہ و رسید زر قیمت اجداد بہ سکندری

(۱)

(۱) اعلیحضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم فرمانروای ریاست رامپور۔

(۲) عالیجناب مولوی محمد عبدالرحمٰن خانصاحب بہادر آنریری مجسٹریٹ ایم - ایل - سی رئیس حبیب گنج۔

(۳) عالیجناب مولوی منشی محمد بشیر زمانخانصاحب بہادر ڈسٹرکٹ و سشن جج ریاست رامپور۔

حضرات کرام مندرجۂ بالا کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ آپ نے اپنے عطیات سے وقت پر ناچیز دید بہ سکندری کی امداد فرما کر اپنی دلی ہمدردی اور نوازش خاص کا اظہار فرمایا - جن حضرات کرام کو فہرست حسابات ارسال کئے گئے ہین وہ براہ کرم اور علم دوستی اپنے ذمہ کا حساب بیباق فرما کر کارخانہ کی مالی ضروریات مین امداد فرمائین اور جو حضرات پیشگی چندہ ارسال فرمائے ہین وہ اپنا پیشگی چندہ ارسال فرما کر کارخانہ سے اپنی ہمدردی کا اظہار فرمائین -

---

لہ یہ جو حجاز اقلیم دوم مین واقع ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کو شاہ حجاز و شاہ عرب کہتے ہین اس لئے حضور شہنشاہ اقلیم دوم ہوئے

ریاست اودیپور ملک میواڑ

(ذیل میں جو مضمون شائع کیا جاتا ہے یہ خاص دبدبۂ سکندری کیلئے مشہور مورخ **جناب مولوی محمد نجم الغنی** خانصاحب سابق ہیڈ مولوی مہارانا ہائی سکول اودیپور حال مقیم ریاست العالیہ رامپور نے ہمکو عنایت کیا ہے جسکو ہم بجنسہ نذر ناظرین کرام کرتے ہیں۔ ناظرین کرام مخفی نہیں ہے کہ جناب مولوی صاحب سے ہز ہائینس **مہارانا سر فتح سنگھ جی صاحب بہادر** بالقابہم فرمانروائے اودیپور میواڑ دام اقبالہم کی باعزت ممتاز پوزیشن کے لئے ہماری کیسی قلمی جنگ و معرکہ آرائی رہی ہے جب ہمارے اخبار کا ہمارے قدرشناس و قدردان سرکار رامپور دام ملکہم کی نوازش خسروانہ سے دور جدید شروع ہوا تو ہمسے جناب مولوی صاحب نے اس مضمون کی اشاعت کی خواہش ظاہر فرمائی۔ جب یہ مضمون ہمارے سامنے آیا تو ہمنے اسکو بہت غور و تامل کی نگاہ سے دیکھا اسلئے کہ جناب مولوی صاحب ایک کہنہ مشق مورخ ہیں۔ بادی النظر میں آپنے ہمارے محتشم ممدوح ہز ہائینس مہارانا صاحب بہادر کی واقعی حالت اپنے مخصوص انداز میں تحریر کی ہے یہ وہی قلم ہے جو اس سے پہلے اپنی حقیقت نگاری کی حقیقت ہمسے واضح کراچکا ہے۔ بہرحال ہم یہ کہنے کو ہر وقت تیار ہیں کہ ہمکو ہز ہائینس مہارانا صاحب بہادر والی میواڑ سے اسلئے خلوص و محبت ہے کہ وہ مفہوم کے حقیقی معنی میں ایک نہایت پختہ مزاج، قدرشناس، قدردان، رحم دل، ذی مروت فرمانروا ہیں اور انہوں نے دیدہ و دانستہ خلاف انسانیت، خلاف وقار کوئی امر ایسا نہیں کیا جس سے کسی ہستی کو ایذا یا نقصان پہونچا ہو اسلئے کہ واقعی حالات اور اصلی حقائق کسی زبان یا کسی قلم سے ہوں وہ ہمکو بیحد بھلے معلوم ہوتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہز ہائینس مہارانا صاحب بہادر سے کوئی شریف ہستی ان بحث رد نہیں کرسکتی ہز ہائینس مہارانا صاحب بہادر کے خاص اوصاف حلم، چشم پوشی، مروت، عفو، روشن خیالی، کا یہ کرشمہ نہیں تو اور کیا ہے کہ جناب مولوی صاحب اب وہ لکھ رہے ہیں جسکی کوئی توقع نہیں کیجاتی تھی۔ ہم آپکی منصفانہ تحریر و تنویر کی قدر و عزت کرتے ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ آپ آیندہ بھی اس سلسلۂ تحریر کو جاری رکھینگے اور ہز ہائینس مہارانا صاحب بہادر دام اقبالہم کی ایک غیر معمولی مستقیم ہستی کے احترام و اعتراف میں وہ ناگوار الزام جو آپنے بحیثیت مورخ تمام رامپور والوں پر عاید کرادیا ہے رفع کردینگے۔

یہ مسلم امر ہے کہ کوئی تاج تاجور سے خالی نہیں رہتا۔ کوئی حکومت حکمران کے بغیر قائم نہیں رہتی۔ کوئی دولہا دلہن کے بغیر نہیں رہتا اسی طرح میواڑ کا تخت حکومت اپنے حکمران سے خالی نہیں رہ سکتا لیکن میں بلاخوف تردید کہونگا کہ ہز ہائینس مہارانا سر فتح سنگھ جی صاحب بہادر ایسا رعایا نواز، رحم دل، ہمدرد غربا، انصاف پسند، شریف النفس، شریف نواز فرمانروا میواڑ کو مشکل سے میسر آسکتا ہے۔ انکی سیرت و صورت جس مضبوطی قدیم اور دلیری و شوکت اور تمکن و متانت کا انتہا کرتی ہے اسکے لئے ہز ہائینس مہارانا صاحب بہادر کی ذات ایک واحد ذات ہے اور ان صفات کو انقلاب زمانہ نے منقلب کردیا ہے۔ اگر مسلمانوں میں ایسی صفات سے متصف کوئی ہستی ہوتی تو ہم لوگ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں اوسکو معلوم کن کن معزز خطابات سے یاد کرتے۔ بہرصورت میواڑ کی رعایا خوش نصیب ہے کہ اوسپر ہز ہائینس مہارانا صاحب بہادر ایسے جامع الصفات جلیل و دل کی ذات پر تو فگن ہے۔ اب ناظرین کرام جناب مولوی صاحب موصوف کے اصل مضمون سے محظوظ ہوں جنمیں ہلالین بناکر ہمنے بعض تعظیمی و توصیفی الفاظ اضافہ کئے ہیں۔ (اڈیٹر)

یہ ریاست بہت قدیم ہے اور ایک ہی مقام پر چلی آتی ہے اور سورج بنسی خاندان میں سری رام چندر جی کے چھوٹے بیٹے کش کی اولاد میں ہے یہی ایک ایسا خاندان ہے جو رام چندر جی کی نسل میں نہایت مستند مانا جاتا ہے جو مورخ اس خاندان کو رام چندر کی بڑے بیٹے لو کی نسل سے قرار دیتے ہیں یہ انکی غلطی ہے لو کی اولاد کسی ہندی کی مستند کتاب سے ثابت نہیں

(۲) موجودہ (سری سری ۱۰۸ سری سری) مہارانا (سر فتح سنگھ جی صاحب بہادر جی۔ سی۔ ایس۔ آئی و جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ جی۔ سی۔ وی۔ او دام اقبالہم) ایک نہایت دانشمند اور عدالت شعار رئیس ہیں انکی طرز زندگی نہایت سادہ ہے۔ غذا سادہ۔ لباس سادہ۔ نشہ وغیرہ یا عیش و عشرت کی کسی بات کو پاس نہیں پھٹکنے دیتے۔ بغیر کمر باندھے اور پگڑی زیب سر کئے اور ڈھال تلوار کے کبھی نہیں نکلتے۔ دسہرے وغیرہ کے موقع پر جس شان سے انکی سواری ہوتی ہے اوس سے قدیم طرز کی ایک

شان نمایان ہوتی ہی انکے دربار کے قیام در بار وغیرہ سے ظاہر ہوتا ہی۔ تھوڑے دن ہوئے کہ گذرے ہین بعض جگہ کتب خانون مین جو نوادرات مغلیہ انکے مقبرون کی تصویرین دیکھنے مین آتی ہین۔ یہ ہو بہو (سرکیشور) مہارانا صاحب بہادر بالقابہم کے درباری لباس کا ہی۔

(۳) (سرکیشور) مہارانا صاحب بہادر دام اقبالہم کی سادہ طرز زندگی کا بڑے بڑے حکام پر اثر ہی یہانتک کہ لارڈ کرزن ویسرائے ہند جیسے عالی دماغ مدبر نے اس بات کو (سرکیشور) مہارانا صاحب بہادر دام اقبالہم کی مخصوصات مانکر دوسرے والیان ملک کو انکی اس امر مین تقلید کرنے کی رائے ظاہر کی تھی۔

(۴) انکی انصاف پروری کا یہ حال ہو کہ ہر ادنےٰ سے ادنےٰ آدمی ان تک اپنے معاملات کو پہونچا سکتا ہی۔ وہ ہر ایک داد خواہ کے معاملہ مین بخوبی دادرسی کرتے ہین۔ وہان تک ہر ایک داد خواہ کی پہونچ ہے مین وسائط کی ضرورت نہین۔ ڈاک مین عرضی ڈالدی اور وہ خاص انکے ہاتھون مین پہونچی۔ انکے سر سواری عرضی دی اور انھون نے لی۔

(۵) انکے (مہاراج) کنور ولیعہد بھوپال سنگھ جی صاحب بہادر بھی ایسے ہی غیر متعصب ہین۔ چنانچہ ایک دن کا واقعہ ہو کہ مین انکے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ بیدے راوی سے بجائے تحریر انکے قریب بیٹھے تھے کہا کہ ان واتا! مسلمانون نے لڑائیون مین ہندوون کی تمام تاریخی کتابین جلادین میں نے عرض کیا کہ اگر وہ کتابین جلادیتے تو مذہبی کتابین بھی آج نہین انکو کیون چھوڑ دیتے۔ شری جی (مہاراج) کنور صاحب بہادر نے فرمایا کہ کتابین جلانے کے واقعات جاہل لشکریون کے ہاتھون سے وقوع مین آتے ہین جسطرح وہ اور چیزون کا بگاڑ کرتے ہین کتابون کا بھی کرتے ہین سمجھدار لوگون کے کام نہین ہوتے۔

(۶) یہان مسلمانون کیساتھ بڑی رواداری اور مہربانی کا برتاؤ ہوتا ہی قاضیون کا اس ملک مین بڑا خاندان ہو جو شاہی وقت سے چلا آتا ہی عیدین پر کئی قاضی شہر کے باہر متفرق مقامون پر عید کی نمازین پڑھانے جاتے ہین۔ ہر قاضی کی سواری کے لئے ریاست کی طرف سے ایک گھوڑا خوب سجا ہوا آتا ہی ایک ہاتھی آتا ہو جسپر نگمنی ہوتی ہی ہر قاضی کے سامنے ریاست کی طرف سے باجہ بجتا ہی غرض جلوس سواری کی برات سے زیادہ شان سے نکلتی ہی۔

(۷) اس ملک مین ہندوون اور جینیون وغیرہ کا زور شور ہو اور یہ مذہب کے سب بڑے پکے پابند ہین مگر اسلام کی طرف سے کسی کو نفرت نہین

(۸) اقرب بیٹے داری کے زمانہ مین ریاست بھی بڑی تزئین کی تیاری کرتی ہے اور ہر چند دیکھا خوب مانتے ہین اور میل جول مین شریک

برتتے ہین۔

(۹) سری لال جی بابنا ساکن اودیپور میواڑ جو ریاست میواڑ کے مدار المہام ہین وہ ایک شریف خاندان کے رکن ہین جو جینی وغیرہ ہین۔ وہ ذرا بھی انکو خاندان مین تعصب کو دخل نہین اور آریہ سماج سے انکے خاندان کا کچھ بھی تعلق نہین۔ پھر مجھے تعجب ہو کہ بعض اخبارون مین سری لال جی مدار المہام اودیپور کو مسلمانون سے تعصب یا آریون کا طرفدار کیون لکھتے ہین۔ اگر یہ بات انکی خاندانی روایات کے خلاف ہو وہ اس روش کو جو تمام خاندان کے خلاف اختیار کر کے اپنے خاندانیون کی دل آزاری کیسے کر سکتے ہین۔

ریاست اودیپور میواڑ کی انتظامی حالت

ہمارے محترم و مقدس بزرگ جناب مولانا مولوی حاجی محمد واحد نور خانصاحب قادری چشتی سب انسپکٹر ریلوے تا دیوے حال مہتمم یتیم خانہ اسلامیہ حنفیہ اجمیر شریف دامت برکاتہم نے ۲ جون کے اخبار دبدبۂ سکندری مین اودیپور کے متعلق ہمارا طولانی مضمون پڑھکر ہمکو لکھا ہی کہ آپ مدت مدیدسے مہارانا صاحب بہادر میواڑ کے حالات سے باخبر ہین۔ مضمون کے متعلق جو توصیفی کلمات موصوف نے رقم فرمائے ہین انکو ہم اپنی لیاقت اور استعداد سے بہت اونچا جانتے اور محض حضرت کے بزرگانہ کرم پر محمول کرتے ہین۔ آپنے اس سے آگے لکھا ہی کہ مجھ کو تحقیق مہارانا صاحب کے حالات کے متعلق رہی ہی اور سکو اور آپکے بہترین دلائے مضمون کو سامنے رکھکر یہ لکھنا بیحد ضروری معلوم ہوتا ہی کہ بیشک مہارانا صاحب نے تعصب کا اظہار کبھی نہین کیا۔ وہ اپنی رائے مین بہت مضبوط حکمران ہین انکا راز معلوم کر لینا آسان بات نہین ہی۔ رعایا نوازی اور انتظام کے نقطۂ خیال سے وہ ہمیشہ دورے کرتے رہتے ہین۔ جو چوریان اور ڈکیتیان بھیل لوگ کیا کرتے تھے انکے انسداد کے لئے لاکھون روپیہ کے صرف سے سڑکون کی تیاری کی اور جگہ جگہ چوکیان بٹھادین۔ سال مین تین چار چار مرتبہ خود بھی دورہ فرماتے رہتے ہین اور دورہ مین رونا پیٹنا کی عورتون اور بچون کو سو سو روپیہ عطا فرمایا جاتا ہی بلکہ بعض کو اس سے زیادہ۔ اس طریقہ خاص اور اس خوش نظمی سے آج وہ ہی گروہ میواڑ ہی جہان پہلے آدمی کا زندہ نکلنا مشکل ہوتا تھا اب سونا اچھالتے چلے جایئے تو کوئی تعرض نہ کریگا انتہا نہین ملیگا۔ یہ مہارانا صاحب کی خوش نظمی نہین تو اور کیا ہے؟

آپنے ٹیکس کے متعلق لکھا ہی جہانتک میرے معلومات ہین مین کہ سکتا ہون کہ بیشتر محصول کسٹم چار پانچ سوا سینکڑہ پر تھا مہارانا صاحب نے تمام معاف فرماکر صرف نو چیزون پر محصول رکھا جانا تجویز فرمایا۔ یہی وجہ تھی کہ بیوپاری

خوشحال اور بیوپار ایسے کامیاب طریقے سے تھا کہ غریب اور چھوٹے طبقوں کے لوگ۔ ملازم، بیوپاری وغیرہ سب اپنی ضروریات پوری کرنے میں آزاد تھے۔

مالی ترقی کے وسائل جتنے ہمارے نانا صاحب نے پیدا کئے اونکی نظیر مشکل سے ملے گی۔ کون نہیں جانتا کہ صیغۂ آبپاشی کو جیسی آپ نے ترقی دی ویسی میں کسی نے نہ دی۔ جگہ جگہ لاکھوں روپے کے خرچ کیساتھ تالاب بنوائے گئے۔ اور ان تالابوں سے وہ کام لئے جا رہے ہیں جو ملکی ترقی کا خاص ذریعہ ہیں

علاقہ جات میں زمینداروں کے بچوں کی تعلیم کے لئے مدارس قائم فرما دیے ہیں۔ اور عام سہولتوں کے لئے اسپتالیں بنوائی ہیں اور ہر جگہ دورے کے موقع پر علاقہ میں جہاں قیام فرماتے ہیں رعایا کی خبرگیری فرماتے ہیں۔ اور بے تکلف ہر ایک مستغیث کی فریاد سنتے ہیں کسی کی مجال نہیں ہے کہ کوئی روک ٹوک کر سکے۔

ہر حاجتمند ہمارے نانا صاحب سے اپنی حاجت بیان کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ زمینداروں کی عورتوں اور بچوں کو بھی تاقیام سو سو دو دو سو روپیہ روزانہ بخشے جاتے ہیں۔ یہ ہمارا نانا کی رعایا نوازی کا ایک معمولی خاکہ ہے۔ ان کے حالات دیکھتے ہوئے ساٹھ برس کا عرصہ بیت گیا ہے میں کیا کہوں بوڑھا آدمی ہوں دماغ ان موزوں الفاظ کی تلاش سے قاصر ہے جنکو میں ہمارے نانا صاحب کی صفات کے اظہار کے لئے کام میں لا سکوں۔ اتنا ضرور کہونگا کہ ہمارا نانا مرد رزم و بزم ہے۔ ہمارے حسب خیال کا حاکم کوئی میواڑ میں نہوا ہے نہو۔ انھوں نے قومی عزت کے ساتھ ساتھ بہ اعتبار فرمانروا جو کام کئے اور کر رہے ہیں میواڑ کی تاریخ ہمیشہ سنہرے حرفوں میں اونکی یاد تازہ کراتی رہیگی۔ وقت بہت کم بچتا ہے تاہم اپنے محبوب ترین اخبار دبدبۂ سکندری کی خاطر وقت نکال کر آئندہ ہمارے نانا صاحب کے اور حالات بھی لکھونگا۔ اگر آپ مناسب جانیں تو ان سطروں کو دبدبہ میں چھپوا دیجئے۔ آپ نے ابتک زبان قلم سے ہمارے نانا بہادر کی محبت کا جو حق ادا کیا ہے میں وقتاً فوقتاً اوس سے خوش ہوتا رہا ہوں اور اس بے تعلقی کی حالت میں واقعی امور کے اظہار میں یہ چند سطریں میں نے بھی لکھدی ہیں۔

واحد نور علی عنہ

دبدبۂ سکندری کا امدادی فنڈ

نمبر ۱

یہ امر ملحوظ رکھتے ہوئے کہ ہر قسم کا کاروبار روپے کے بغیر نہیں چلتا دبدبۂ سکندری کیلئے امدادی فنڈ قائم کر دیا گیا ہے جسکے متعلق ہمنے دبدبۂ سکندری کے خاص خاص سرپرستوں اور مربیوں کو توجہ دلائی ہے تاکہ خدانخواستہ کوئی نازک وقت آئے تو اس فنڈ سے امداد حاصل کر کے اخبار کی اشاعت جاری رکھی جائے۔ ہماری اس ناچیز تجویز پر سب سے پہلے فخر قوم فخر ملک عالیجناب آنریبل خان بہادر **نواب سر محمد مزمل اللہ خان صاحب بہادر** کے۔سی۔آئی۔ای۔ آئی۔او۔بی۔ای۔ امیر کبیر بھیکم پور ضلع علیگڑھ دام ظلہم نے براہ الطاف کریمانہ و اعطاف قدیمانہ مبلغ پچیس روپیہ کا عطیہ مرحمت فرما کر اپنی اوس نوازش و ہمدردی کا اظہار فرمایا جو دبدبۂ سکندری سے عرصۂ دراز سے چلی آئی ہے۔ خداتعالیٰ اس ہمدردی اور مربیانہ اکرام کی جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے سر نواب صاحب موصوف ایسے پچیس حضرات کے قلوب میں دبدبۂ سکندری کے لئے یہ جذبۂ ہمدردی پیدا فرما دے تو پیشگوئی کی جاتی ہے کہ بفضل ایزد متعال اسکا کوئی کام بھی نہ رکے اور صحافت میں یہ اپنی تازہ و بہار دکھاتا نظر آئے ۔

یارب این آرزوئے من چہ خوش است
تو بدین آرزو مرا برسان

ہم ہر ہفتہ امدادی فنڈ کی فہرست شائع کرتے رہینگے جن جن حضرات کرام کو ہم سے ہمدردی ہے وہ جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔ یہ مزید کی جائیں کہ بڑی بڑی رقومات کے مطبوعہ کلاس فہرست میں ذکر ہو جو ہمیں قوم و وطن اور ہمدرد حضرات اس میں جسقدر کرم فرمائینگے اور عطا فرمائینگے وہ شکریہ اور غیر معمولی شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائیگا۔

یہانتک ہم لکھ چکے تھے کہ عالیجناب سر نواب صاحب بہادر بھیکم پور دام ظلہم کا اعزاز نامہ مورخہ ۱۵ جون سنہ ۱۹۲۶ء شرف صدور لایا جسکو پڑھ کر جو لا بیان مسرت حاصل ہوئی ہے ہم اپنے معزز ناظرین کرام کو بھی شریک کرنا چاہتے ہیں۔ اس قسم کے سرفرازنامے جو ابتک موصول ہوئے ہیں آئندہ ہفتے ناظرین کرام کی نذر کرینگے۔

حضرت نقیب الاشرف بغداد شریف کا انتقال

نہایت افسوس اور دلی رنج و الم سے یہ خبر درج کی جاتی ہے کہ حضور پرنور محبوب اکرم سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درگاہ دستگیر پناہ کے نقیب حضرت مولانا سید محمد عبد الرحمن صاحب قادری نقیب الاشرف بغداد شریف نے ۱۱ جون کو شب کے ساڑھے آٹھ بجے انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت مرحوم کی عمر شریف ۸۰ سال کی تھی۔ نہایت مرتاض عابد و زاہد عالم بزرگ تھے۔ ۱۲ جون کو نماز جنازہ ہوئی آپ کے جنازہ میں پچاس ہزار سے زیادہ مسلمان شریک تھے۔ جنازہ ایک عاشقانہ [illegible] بیش قیمت زردوزی چادر پڑی ہوئی تھی۔ سب سے پہلے جنازہ مسجد

مسجد جامع تک دوش بدوش لیجایا گیا اور وہاں رسم تدفین ادا ہوئی حکومت انگلشیہ کی طرف سے جنازہ کے ساتھ ہائی کمشنر صاحب شامل تھے ماتمی جلوس بغداد شریف کے بازاروں سے گذرا جہاں عورتوں کی گریہ و زاری اور بین نے غم آلود فضا میں اور بھی رقت پیدا کر دی تھی حضرت النقیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کو ہندوستان کی کارکنان خلافت کی طرف سے مولانا شوکت علی صاحب کی معرفت اور ہز ہائینس عالیجاہ شجاع الملک مہتر صاحب بہادر چترال کی طرف سے ہمدردی و تعزیت کے پیامات موصول ہوئے ہیں۔

مراسلات

(ایڈیٹر کے لئے مراسلہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

سوتی پارچات کی صنعت

(ایک لبرل کے قلم سے)

گذشتہ برس کے موسم گرما میں ایک کمیشن اس غرض سے مقرر کیا گیا تھا کہ سوتی پارچات کی صنعت کو محفوظ کرنے کے جواز یا عدم جواز کے متعلق تحقیقات کرے۔ یہ کمیشن تین اصحاب پر مشتمل تھا جن میں سے مسٹر نوئس صدر اور باقی دو اصحاب راجہ بہادر پنڈت ہری کشن کول اور مسٹر سبحہ راؤ ممبر تھے۔ ہر چند کہ اس کمیشن نے گذشتہ ماہ جنوری کے اواخر تک اپنی رپورٹ مکمل کر کے ممبروں نے دستخط ثبت کر دیئے تھے لیکن بعض وجوہ سے اس کی اشاعت تقریباً چار ماہ تک معرض تعویق میں پڑی رہی۔

رپورٹ کے سرسری مطالعہ سے ظاہر ہے کہ صدر کو شدید اختلاف رائے ہے۔ اور غالباً یہی وجہ تھی کہ گورنمنٹ کو کوئی فیصلہ کرنے میں غیر معمولی دیر لگی۔ اکثریت نے رپورٹ میں منجملہ دیگر سفارشات کے ایک سفارش یہ بھی کی ہے کہ سوتی پارچات کے محصول میں جو غیر ممالک سے ہندوستان میں درآمد ہوتے ہیں ۴ فی صدی اضافہ کیا جائے۔ ممبر صاحبان کا خیال ہے کہ اس سے ہندوستان کی سوتی پارچات کی صنعت کو جو اسوقت بہت معرض خطر میں ہے غیر ملکی پارچات کے مقابلہ میں حفاظت حاصل ہوگی۔ لیکن صدر مسٹر نوئس نے اس تجویز سے اختلاف کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ صرف جاپانی پارچات کے محصول درآمد میں اضافہ کیا جائے کیونکہ جاپانی پارچات ہی سے ہندوستان کی ملوں میں بنے ہوئے پارچات کا مقابلہ ہے۔

رپورٹ کا نتیجہ بمبئی کے مالکان مل کے لئے تلخ ثابت ہوگا۔ کیونکہ ہمیں نہایت فصاحت کے ساتھ اس حقیقت کو آشکار کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ بیشتر میں کہ سوتی پارچات کی صنعت کے مدہم ہو جانے کا سبب خود مالکان مل کی غلطیاں ہیں جس کا بیشتر مالکان مل بجائے دونوں مقامی فروخت کو چین کیساتھ تجارت پر ترجیح دیتے رہے ہیں۔ علاوہ بریں یہی پارچات کی صنعت صرف ہندوستان ہی میں مدہم نہیں بلکہ دنیا کے ان تمام حصوں میں جہاں سوتی پارچات تیار ہوتے ہیں یہی حال ہے مسٹر نوئس نے امریکہ برازیل جاپان اور لنکا شائر کی مثالیں دیکر اس حقیقت کو خوب واضح کیا ہے۔ اسکا سبب یہ ہے کہ کاشتکاروں کی طاقت خرید ساری دنیا میں کمزور ہو گئی ہے۔ ہندوستان کا معاملہ بھی کیفیت یہ ہے کہ جہاں ایک طرف قرضہ حسب ضرورت قابل نہیں وہاں دوسری طرف ملوں نے پچھلے دنوں اپنے حصہ داروں کو بیش بہا منافع ادا کیے۔

رپورٹ میں ایک سفارش اس مطلب کی بھی کی گئی ہے کہ سوتی پارچات کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے سرکار کی طرف سے امداد بھی کیجائے۔ ہر چند کہ رپورٹ بہت عجیب اور پرمعلومات ہے لیکن اس میں جو سفارشات کی گئی ہیں وہ بڑی حد تک ناقابل منظوری ہیں اور یہی وجہ ہے کہ گورنمنٹ نے انکو نامنظور کر دیا ہے۔ گورنمنٹ کی یہ رائے بالکل درست ہے کہ سوتی پارچات تیار کرنے والے اصحاب ان لوگوں کی فہرست میں شامل نہیں کئے جا سکتے جو ٹیکس ادا کرنے والوں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ بھی اپنی آمدنی کا کچھ حصہ ان کو بطریق امداد پیش کریں۔ مزید محصول کے متعلق بھی گورنمنٹ کا فیصلہ قابل تعریف ہے کہ پارچات کی درآمد پر جو محصول لگتا ہے اس میں مزید اضافہ نہ کیا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے ہندوستان کے خریداران پارچہ کو مالی نقصان ہوگا۔ اس سلسلہ میں گورنمنٹ نے کسیقدر امداد دینے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ تین سال تک پارچات تیار کرنے والی کلوں کی درآمد پر کوئی محصول نہ لگایا جائیگا۔ یہ فیصلہ مجلس قانون سازی کی منظوری سے مشروط ہے۔ اگرچہ بمبئی کے مالکان مل گورنمنٹ کے فیصلہ سے خوش نہ ہونگے لیکن گورنمنٹ کے لئے یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ چند لوگوں کے نفع کی خاطر ہندوستان کی رعایا کی اکثریت کے فائدوں کو قربان کر دیتی ہے۔

منقولات

اعلیحضرت حضور نظام عالیمقام اور مولانا محمد علی صاحب

اخبار ہمدرد دہلی سے معلوم ہوا کہ مولانا محمد علی حیدرآباد تشریف لے گئے تھے وہ حضور بندگانعالی سے حیدرآباد میں مقیم ہیں۔ آپ حیدرآباد کے متعلق فرماتے ہیں کہ موجودہ فرمانروائے حیدرآباد کے عہد حکومت کے زمانہ میں اگر کچھ خامیاں

نظر بھی آنے لگے ہوں جنکا پہلے وجود نہ تھا، تاہم جو ترجمان حکومت کے مختصف نمبروں میں اسی زمانہ میں صاف نظر آنے لگیں ہیں وہ بلا مبالغہ حیرت انگیز ہیں۔ اور عمال حکومت ان کے لئے کسی بھی قابل تعریف کیوں نہ قرار دیئے جائیں۔ تاہم حیدرآباد کی ترقی کی۔ وہ رفتار جو دوہی فنون لطیفہ و مذہبی پر ہوئی جس طرح ان سے رنگ آمیز کیا جانے لگے ہیں

کوئی خطا نہیں کہ حکومت ہمیشہ مداخلت کریگی خواہ ہم مداخلت کریں یا نہ کریں لیکن اس سے یا تو اس کا مقصد امن عامہ کو برقرار رکھنا ہوگا یا اپنی حفاظت کرنا۔ لیکن اگر حریف جماعتیں دلیری اور کشادہ دلی کے ساتھ حکومت کی اعانت و تحفظ کو طلب کرنے سے احتراز کریں تو اس طرح ہم کو بہت نقصان پہنچے گا۔

مسٹر گاندھی کا دوبارہ فاقہ کشی کرنیکا خیال

مسٹر گاندھی جی ۱۶ جون کے ینگ انڈیا میں اتحاد ہندو مسلم پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

اگر میں ایک بار ہندوؤں اور مسلمانوں کے تیوروں کو نرم کر سکے تو میں بہت خوشی کے ساتھ دوبارہ اتحاد ہی کے لئے فاقہ کشی شروع کردوں ۱۹۲۴ء میں میں نے دہلی میں تقریباً ایک ہفتہ، اب لوگ مجھے جلسوں میں نہیں دیکھتے۔ اور اکثر ان کالموں میں سوالات کرتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ احساس ذلت اس قدر زبردست ہے کہ الفاظ میں ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ میرے نزدیک اس بات سے کوئی الجھا ہوا فرق نہیں پڑتا کہ ان خطرناک افعال کا ارتکاب کرنے والے ہندو ہیں یا مسلمان۔ آگے چلکر آپ لکھتے ہیں کہ یہی وجہ ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی قرارداد کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ میں جانتا ہوں کہ ہندو، ہم نے اپنے دلوں کو نہیں بدلا ہے۔ ایک دوسرے کے خوف کو اپنے دلوں سے دور نہیں کیا، جب تک مصالحت پر یا تمیز قائم نہیں ہوتی۔ وہ محض عارضی حیثیت رکھتی ہے۔ آپنے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ہم اپنے رہنمایانہ جنگجو عناصر پر کوئی قدرت نہیں رکھتے۔ تو ہمارا اصلی [illegible] بیکار ہوگی قبل اسکے کہ ہم حقیقی سوراج حاصل کرنیکا خیال اپنے دل میں لائیں۔ ہمارے عوام پر قابو حاصل کرنا لازمی ہے ہمیں اپنے اطوار کو درست کرنا چاہئے۔ دہلی میں معاہدہ کا کوئی اثر نہیں ہوا اور یہ [illegible] سے ہمیشہ باعث شرم رہیگا کہ وہاں بقرعید کے موقعہ پر حکومت نے امن قائم رکھا۔ حریف جماعتوں کے درمیان امن قائم رکھنے اور خود قوموں کی حفاظت کے لئے حکومت سے درخواست کرنا یا توقع رکھنا نامردی ہے۔ اور جبتک ہم ایسے نامرد رہیں گے حصول سوراج کی کوئی توقع نہ ہوگی۔ جو سوالات بحث طلب ہیں۔ ان میں حکومت محض پولیس کا کام دیتی ہے لیکن دہلی بالاتفاق ہر محلہ میں مکمل انتظامات کئے گئے وہ پولیس کے کام میں شامل نہیں۔ آخر میں آپ لکھتے ہیں کہ بدقسمتی ہمارے پاس ایسے رہنما نہیں جنکو ہم اپنا حکم منتخب کر سکیں۔ اور جو دانشمندوں اور غیر جانبداروں کے ساتھ منصفانہ [illegible] کریں۔ اگر ہم ایسے منتخب کردہ ثالثوں کے فیصلوں کا انتظار نہیں کر سکتے یا انہیں تسلیم نہیں کر سکتے۔ تو ہمیں لازم ہے کہ آپس میں جنگ کرتے رہیں تاکہ ہم بالکل تھک جائیں اور ہمارے ہوش درست ہو جائیں۔

دلچسپ تراجم

نقیب صاحب بغداد کے انتقال پر اہل بمبئی کا اظہار ملال

بمبئی ۱۸ جون۔ اہل بمبئی نے بغداد کے گیلانی خاندان کے لئے اس ہمدردی کا پورا اظہار کیا جسکا وہ مستحق ہے وہ ہمیشہ نقیب صاحب مرحوم کی دلی عزت کرتے تھے بمبئی میں کئی سال سے تقدس مآب پیر ابراہیم الگیلانی کے قیام پذیر ہونے سے ان کے احترام و محبت میں اور بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ گذشتہ بدھ کے روز پیر صاحب نے جمعہ مسجد میں مجلس میلاد منعقد کی جس میں اعلیٰ درجہ کے قاریوں نے کلام پاک کی تلاوت کی اور اسکے بعد دعا مانگی گئی۔ باوجود شدید بارش کے مسجد بمبئی کی مختلف جماعتوں اور طبقوں کے لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ شیعہ جوگز بوہرے، کوکنی اور دیگر برادر روہ مسلمان سب موجود تھے۔ مسجد برقی روشنی کے انتظام سے بقعۂ نور بنی ہوئی تھی اور کلام پاک کی تلاوت کو جو سرور انگیز لہجہ میں کی گئی تھی یہ تقریب ہمیشہ یادگار رہیگی۔

جمعرات کی صبح کو مسلمان جوق در جوق مسجد میں زیارت کی رسم کے لئے حاضر ہوئے پیر سید ابراہیم صاحب نے ایک مختصر تقریر میں مسلمانوں کی مہربانی کا شکریہ ادا کیا۔ پیر صاحب اس ہمدردی اور محبت سے جو ان سے اور انکے خاندان سے ظاہر کی گئی بہت متاثر ہوئے۔ اگرچہ بارش موسلا دھار پڑ رہی تھی لیکن پھر بھی مختلف محلوں میں نقیب الاشراف کے لئے دعائے مغفرت مانگی گئی بعد میں حضرت پیر ابراہیم صاحب ان تمام مساجد میں جہاں مختلف جمعیتوں کی طرف سے انہیں دعوت دی گئی تھی تشریف لے گئے اور کوئی دو بجے رات کے اپنے گھر واپس گئے۔ جمعہ کے دن کاروبار بند رہا۔ اور نماز کے بعد جمعہ مسجد میں غائبانہ جنازہ کی نماز پڑھی گئی۔

بلقان میں جنگ کے شرارے

بلگریڈ ۱۸ جون۔ یوگوسلافیہ اور البانیہ کے تعلقات کا انقطاع پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ البانوی سفیر کو پاسپورٹ مل چکا ہے اور وہ روانہ ہونے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ یوگوسلافیہ کے قاصل کو بھی البانیہ سے چلے آنے کی ہدایت کردی گئی ہے۔

رنگی ۱۵ - جون - پارلیمنٹ مین سوال کیا گیا کہ آیا وزیر خارجہ جمعیت الاقوام کی کونسل مین یوگوسلافیہ اور البانیہ کے تعلقات کی کشیدگی کا مسئلہ اٹھائینگے یا نہین - نایب وزیر خارجہ نے جواب دیا کہ وہ آجکل جنیوا مین ہین اور فریقین کے درمیان مفاہمت کرانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرینگے -

ہز مجسٹی امیر امان اللہ خان غازی کا دورہ

ہمعصر پانیر رقمطراز ہی کہ افغانی جرائد کے جو تازہ پرچہ موصول ہوئے ہین انمین اس دورے کے متعلق مزید ذکر واذکار ہی جو بادشاہ جوان بخت اپنی سلطنت خداداد کے شمالی علاقہ مین فرمارہے ہین - حضور اقدس نے قرمایا کہ کابل مین آق رباط تک تمام سڑک موٹر کے قابل ہی لیکن چونکہ آق رباط سے ہیبک تک تمام علاقہ کوہستانی اور سنگلاخ ہے - اسلئے وہان سڑک بنانے مین وقت محسوس ہوتی ہی لیکن ہیبک سے مزار شریف تک سڑک کی حالت بہتر ہے - دوران سفر مین بادشاہ غازی نے متعدد آدمیون کو ترقیان دی بخشالد مع خدام دولت کے جو ہمرکاب تھے - مقامات کا مرد عام و دواب و ردو کی ستر باغ اور مسابقت مین لطف شکار حاصل کیا -

جب حضور نے مزار شریف مین نزول اجلال فرمایا تو امراء و عہدہ داران سرکاری نے نہایت وفادارانہ استقبال و خیر مقدم کیا - بلدیۂ مزار شریف نے سپاسنامہ پیش کرکے اظہار وفاداری کیا - جواب مین بادشاہ غازی نے فرمایا کہ ابدولت محض یہ بات دیکھنے آئے ہین کہ سرکاری ملازم و رعایا احکام حکومت کی کس قدر اور کسطرح تعمیل کرتے ہین -

صوبہ قندہار کے محاصل گمرک درجو گل ا پچھلے سال سے کہین زیادہ ہوئے اور بارہ سوداگرون کو جنھون نے یہ طمانیت بخش نتیجہ حاصل ہونے مین مدد دی انعام و اکرام سے ممتاز فرمایا گیا -

وزارت تجارت و کار دبار کی نگرانی و ہدایت مین سرزمین افغانستان سے فلزات کے ۳۰۰ نمونے حاصل کئے گئے جنکو ماہرین فن نے ملاحظہ فرمایا ان مین سے ۱۰۰ نمونے مفید پائے گئے - جن لوگون نے ان معادن کا انکشاف کیا تھا جہان سے یہ نمونے حاصل کئے تھے ان کو انعام و اکرام سے سرفراز فرمایا گیا - اور مبلغ آٹھ ہزار روپیہ نقد انعام مین تقسیم ہوا - صوبہ قندہار کی فصلین امسال نہایت اچھی بیان کی جاتی ہین - اوپریل مین مصر یہ بڑا امکین ہے ایک زبردست سی دل نمودار ہوا تھا لیکن خوش قسمتی سے اسکا زور شمال مین پڑا -

روس کے خلاف ریشہ دوانیان

... ۲۰ جون - اخبارات لکھتے ہین کہ جمعیۃ الاقوام کے اجلاس مین ... پرائیویٹ جلسہ منعقد ہوا جسمین روس پر غور کیا گیا - فرانسیسی ... اس معاملہ مین روس کے خلاف افغانستان ... جرمنی کو ...

دار الریاستہ مصطفےٰ آباد عرف رامپور

ہمارے حضور پُرنور دام اقبالہم وملکم غیر معمولی قابلیت فراست اور ذہنی ومیدانی استعداد سے امور جہانبانی مین مشغول رہتے ہین یہی وجہ ہی کہ آج بفضلہ و باقبال اعلیحضرت رامپور ہر حیثیت سے آسمان کمال کا درخشندہ ستارہ ہی اور اعلیحضرت کی خسروانہ توجہ نے اسکے ہر شعبے ہر محکمے اور صیغے کو بہترین آئین اور اعلیٰ تہذیب سے اس درجہ مکمل ومنظم فرمادیا ہی کہ جبتک ریاست کی بقا ہی وہ اعلیحضرت کے احسانات ترتیب و تنظیم سے عہدہ برآ نہین ہوسکتی - سول محکمجات کی جو تہذیب عہد ہمایون مین ہوئی وہ ماشاءاللہ بے نظیر ولاجواب ہی - فوجی زمرون نے جو ترقیان بندگان اقدس کی خاص دلچسپی سے حاصل کی ہین اور بالخصوص اعلیحضرت کے ملاحظون سے ان زمرون کو فنون سپہ گری مین جو معراج کمال حاصل ہوئی ہے وہ ضرب المثل ہی - اور آج جو پوزیشن ہماری فوجون کا ہی وہ ایک بہترین پوزیشن ہی جسکا نظارہ اکثر ہوتا رہتا ہی - چنانچہ پرسون ۱۸ - جون یوم شنبہ کو ریاست کی تمام فوجون کی جو گرانڈ پریڈ امپیریل سروس لانسرز کے فیلڈ مین ہوئی اوسکا ہر شرکت منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا - بنفس نفیس اعلیحضرت حضور پُرنور دام اقبالہم وملکم ڈ اسٹار آف انڈیا کے تمغہ جات زیب بر فرمائے ہوئے مع عالیجناب فرزند ارجمند آفاق عالیجاہ نواب سید رضا علیخان صاحب بہادر ولیعہد دام اقبالہ فوجی وردیون مین رونق افروز ہوئے اور بندگانعالی کا تمام ملٹری اسٹاف فوجی وردیون مین ہمرکاب تھا بنفس نفیس فوج کی کمان فرمائی اور فوج نے پریڈ اپنی جس جنگی قابلیت واستعداد کا اظہار کیا اوس سے بندگانعالی بیحد مسرور ہوئے اور تمام افسران ملٹری کی بیحد وجدید اظہار خوشنودی فراخ فرمایا - اور قریب قریب دو گھنٹے فیلڈ پر رونق افروز رہکر مراجعت فرما خاص باغ بینظیر ہوئے - دم آمد ورفت توپخانہ اور فوجون نے سلامیان شاہانہ فرق فوق کین - اور گرانڈ پریڈ مع الخیر ختم ہوئی -

بتقریب عید غدیر کل ۱۹ - جون کو تمام محکمجات و دفاتر وعدالتین مین تعطیل رہی اور مذہبی مراسم ادا کئے گئے - اور سلامی کی توپین بھی جانے سے سرور ہین - ہم اپنے نشیط جناب کو مبارکباد دیتے ہین -

عالیجناب خیر مقدم صاحبزادہ محمد عبدالمجید خان صاحب ہاشمی آئی ریونیو سکرٹری دربار رامپور کے جمع جد جبہ سے نکلے ایک ایک حکم تشخیص دیہات ستاجری کا کام خاص مانع سوزی اور محنت سے انجام دیکر ختم کرلیا ہی آج نیلام ... انتظام شروع ہوچکا جس خاص طریقہ سے عہد مدح الشان سرکاری پائی پائی پر نظر رکھتا ہی اسی خاص لحاظ سے اعلیحضرت کی عالیہ ... توجہ خاطر نفیس مبذول ہوتی ہے -

خلاصہ خبرین

بقر عید تمام ہندوستان مین

خدا کا شکر ہے کہ دہلی - الہ آباد - کلکتہ - لکھنؤ - ملتان - جھانسی - آگرہ حیدر آباد - ناگپور - دہرہ دون - امرتسر - کانپور - لاہور مین بقر عید کے موقع پر کسی طرح کا فساد نہین ہوا - نماز اور قربانیان بخوبی ہو گئین - حکام کا انتظام بہت اچھا رہا - دانا پور مین البتہ فساد ہندو مسلمانون مین ہوا اور گولی چلی جس سے ایک مسلمان عورت ہلاک ہوئی اور تین مسلمان زخمی ہوئے - ہندو مسلمانون کے گھر لوٹنا چاہتے تھے کہ مسلمانون اور پولیس نے فیر کیا جسکی وجہ سے دو ہندو زخمی ہوئے ہجوم زخمیون کو لے بھاگا حیرت ہے کہ ہندو گھرون کے اندر بھی قربانی نہین کرنے دیتے ہین ہندوستان بھر مین ایک دانا پور کی بستی بڑا جا چڑھا رہا - خدا فسادیون پر لعنت کرتا ہے -

الہ آباد مین ۱۰ جون کو آنریبل جسٹس پگٹ آنریبل مسٹر لنڈسی کے اجلاس سے شاہی ملزمان اور مسماۃ دھنیشی بری کر دیے گئے - ان کو مسٹر پرتاب سنگھ اڈیشنل جج گورکھپور نے سزائے موت کا حکم دیا تھا -

ڈاکٹر انصاری کا نام صدارت کانگریس سنہ ۲۰ء کے لئے لیا جا رہا ہے - واقعی ڈاکٹر صاحب نے بڑا کام کیا ہے اگر کانگریس کی صدارت آپکو نہ دی گئی تو بڑی ناانصافی ہو گی - آپ خلافت اور مسلم لیگ کی صدارت کر چکے ہین -

پنجاب گورنمنٹ کے حکم سے رسالہ کی ضبطی

گورنمنٹ نے پنجاب کے تمام کمشنرون اور ڈپٹی کمشنرون صوبجات صوبہ سرحدی اور دہلی کے چیف سکرٹریون کو حسب ذیل برقی پیغام بھیجا ہے -

امرتسر کے ایک ماہوار رسالہ ورتمان نے حال ہی مین ایک مضمون بعنوان جنم کا سفر شایع کیا ہے جسمین پیغمبر اسلام (صلی اللہ تعالے علیہ وسلم) کی ذات پر شدید خطرناک اور دل آزار طور پر حملہ کیا گیا ہے جس سے مسلمانون مین سخت برہمی پیدا ہونیکا احتمال ہے - پنجاب گورنمنٹ اس امر سے خوش ہو گی اگر آپ اس امر کا عام طور پر اعلان کر دینگے کہ گورنمنٹ نے رسالہ مذکور کو ضبط کر لیا ہے اور اسکے اڈیٹر پبلشر پرنٹر اور مضمون کے راقم پر مقدمہ چلانے کی منظوری دیدی ہے -

ندوۃ العلما کا سالانہ اجلاس امرتسر مین

نواب عماد الملک شمس العلما مولوی سید علی حسن خان صاحب ناظم ندوۃ العلما نے لکھنؤ سے بذریعہ تار مسلمانان امرتسر کا شکریہ ادا کیا جنہون نے ندوہ کو امسال مدعو کیا تھا جو جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلما منعقدہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۲۰ء مین پیش ہوا اور مسلمانان امرتسر کی دعوت منظور کی گئی - ندوۃ العلما کا آیندہ سالانہ اجلاس انشاء اللہ تعالی امرتسر مین ہو گا - زمانہ اجلاس وغیرہ کے متعلق تبادلہ خیالات کے بعد جو کچھ طے ہو گا - اسکا اعلان بعد مین کیا جائے گا -

لندن کا سفر (انگلستان ولایتی ڈاک سے) ممالک مغرب سے تو امسال لندن کی فصل مین مشہور و معروف اصحاب تشریف لانیوالے ہین ہی لیکن امسال ممالک مشرق کی طرف سے بھی لندن پر اچھا خاصہ حملہ ہونیوالا ہے - ہندوستان سے بہت سے تربیت یافتہ ریاست کے آنے کی توقع ہے نتیجہ یہ ہے کہ ان مشرقی فرمانروا ؤن کی زرق برق پوشاکون بیحد و قیاس دولت حشم و خدم اور رنگین مزاجون کی وجہ سے لندن مین رونق آ جاتی ہے - ان مین سے بہت سے اثنائے راہ مین ہین اور بہت سے یورپ مین اتر گئے ہین - ہندوستانی والیان ریاست مین مہاراجہ صاحب کپورتھلہ مہارانی مہاراجہ پٹیالہ بیکانیر بڑودہ مع مہارانی صاحبہ اور مہاراجہ پدوکوٹہ تشریف لا رہے ہین موخر الذکر مہاراجہ صاحب وہ ہین جنہون نے ایک یورپین عورت کو رانی بنا کر راجگان ہند کے روایات قدیمہ کے خلاف کیا ہے - بہت کم سن والیان ریاست بھی آ رہے ہین - مثلاً مہاراجہ کوچ بہار مع مہارانی صاحبہ کے - مہاراجہ بھاونگر مع اپنے دو بھائیون کے - مہاراجہ اندور جو آکسفورڈ مین تعلیم حاصل کرینگے انکے علاوہ ہمارے پرانے نوابزادے بھی تشریف لا رہے ہین -

شاہزادہ ولیعہد برطانیہ کی سگائی

لندن ۱۲ جون ہسپانیہ کے ذریع جرائد کا بیان ہے کہ شاہ ملکہ ہسپانیہ کی لڑکی پرنسس بیٹرس سے ولیعہد انگلستان کی نسبت ہو نیوالی ہے - ایک خبر رسان ایجنسی کے بیان کے مطابق ڈیلی مسلم لکھتا ہے کہ اختتام ماہ جون مین شاہ و ملکہ ہسپانیہ کے دورہ کے وقت شادی کی قرارداد کی نسبت اعلان کیا جائیگا - انفنٹا بیٹرس گزشتہ ماہ گرما مین انگلستان گئی تھین -

اسلامی ممالک کی بیداری

طرابلس و بن غازی اور طہران کے مابین ریلوے تعمیر کرنے کے متعلق ترکی اور ایران کے درمیان سلسلہ گفت و شنید جاری ہے جب یہ لائن مکمل ہو جائیگی تو ارادہ ہے کہ اسکو افغانستان تک وسعت دیجائے -

تخت شام کا نیا وارث

اخبار النہبیا بیروت بزبان لکھتا ہے کہ عباس حلمی پاشا تخت شام کی تمنا سے دستبردار ہو گئے اور لال جمال اللہ کی شہری آزادی بھی پامال ہو گئی ہین - جب آپ نو شہر

ہندوستان کیوں مشہور ہے

ہندوستان کی قدیمی تحقیقات دنیا بھر میں یکتا ہے اور اسی تحقیقات کے ذریعہ تمام ممالک ترقی کر رہے ہیں۔ ہندوستان کی طبی تحقیقات اور جڑی بوٹیوں کی تلاش اعلیٰ اور نہایت ہی محقق اور لاثانی جڑی بوٹیوں کے لب لباب سے مرکب ہے

آتنگ نگرہ گولیاں

تیار کی گئی ہیں۔ یہ گولیاں اپنی تاثیر میں لاثانی ہیں اور اسی وجہ سے دنیا کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہو چکی ہیں۔ قبض، بدہضمی، خون کی خرابی، [illegible]، احتلام اور نامردی کی شکایات کو [illegible] درجہ کی طاقت دیتی ہیں نیز اعضائے جسمانی کو نہایت فائدہ پہونچاتی ہیں۔

قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیہ چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک

بالکل بے ضرر خارجی علاج

طلاء رواجی کرن

ایسے وہ اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں یا بالکل نامرد ہو گئے ہوں اور بہت سے اشتہاری طلاؤں پر روپیہ خرچ کر کے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیے کہ اس طلاء کو استعمال کر کے صرف تین ہفتے کے اندر دائمی صحت حاصل کریں قیمت بھی کم ہے۔ فی شیشی نصف تولہ صرف پانچ روپیہ عہ (نوٹ) طلاء رواجی کرن کے خریدار کو ایک روپیہ کی زنانہ چال کی شہرۂ آفاق دوائی آتنگ نگرہ گولیوں کی ایک ڈبیہ بطور کمیشن مفت دیجائیگی۔

ملنے کا پتہ
ویدشاستری مالک آتنگ نگرہ فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ
رامپور ریاستی ایجنٹ منشی صابر حسن خان قادری منیجر اخبار دبدبۂ سکندری

کتب خانہ فاروقی ریاست رامپور کی نایاب کتابیں

تواریخ آئینۂ تصوف

حضرات اولیائے کرام جملہ سلاسل [illegible] چودہ خانوادوں کے تاریخی حالات کو حضرت جناب مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی قادری نقشبندی [illegible] رامپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی غیر معمولی تحقیق سے اس کتاب میں جمع کیا ہے اور دنیا کا کوئی سلسلہ طریقت اس سے علحدہ نہیں گیا۔ ایسی جامع کتاب دوسری موجود نہیں۔ ہندوستان کی بڑی بڑی لائبریریوں نے اسکو قدر و عظمت سے لیا ہے آپ بھی اسکو منگایئے اور لطف اٹھایئے ۸/۳۰ سائز کے سفید کاغذ پر اور ۵۰۰ صفحات پر شائع ہوئی ہے قیمت مع محصول ڈاک صرف چھ روپیہ چار آنہ

قرابادین کوکبی و مجربات شوکتی

اس کتاب کو نواب یار محمد خان شوکت رئیس بھوپال نے تالیف کیا ہے اسمیں نہایت بیش بہا یونانی و ویدک مجرب نسخہ جات درج ہیں جو حضرات اپنی تندرستی و صحت کو عزیز رکھتے ہیں انکو لازم ہے کہ یہ کتاب ضرور اپنے پاس رکھیں ۸/۲۰ کے ہینڈ میڈ کاغذ پر نہایت عمدہ چھپی ہے قیمت مع محصول ڈاک عہ

ہفتخوان شوکت

بہتر سے بہتر اطوار لذیذ و [illegible] اس میں دیکھو گے۔ ہزاروں جلدیں بک چکی ہیں اور ہمارے مطبع میں چار بار طبع ہو چکی ہے قیمت عہ

تحفۂ رضوی

دنیائے ادب میں بہت کم ایسے حضرات ہونگے جو جنت [illegible] غفران مآب نواب سید محمد یوسف علی خان بہادر ناظم فردوس مکان سابق فرمانروائے ریاست رامپور نور اللہ مرقدہ کی شیریں زبانی اور سحر بیانی سے ناواقف ہوں۔ تحفۂ رضوی آپکے کلام بلاغت نظام کا انتخاب ہے جسکا تعلق صرف مناقب اہلبیت کرام خصوصاً سید الشہداء امام العشاق سیدنا امام حسین شہید کربلا علیہ التحیۃ والسلام کی ذات قدسی صفات سے ہے اور جسکو خاکسار فضل حسن صابری مالک و ایڈیٹر اخبار دبدبۂ سکندری ریاست رامپور نے [illegible] آفاق [illegible] جناب نواب سید رضا علی خان صاحب بہادر والی ریاست رامپور کے نام نامی سے معنون کر کے نفیس [illegible] ٹائپ میں طبع کرایا ہے ممکن نہیں کہ آپ تحفۂ رضوی کو [illegible] صرف آٹھ آنہ اس متبرک تحفہ کا ہدیہ ہے جلد منگایئے بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔

ملنے کا پتہ منیجر اخبار دبدبۂ سکندری ریاست رامپور یوپی

مطبع حسنی ریاست رامپور میں حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خان صاحب مرحوم باہتمام محمد فضل حسن خان صابری فاروقی ایڈیٹر و منیجر و پروپرائٹر چھپا اور امیر حسن خان و صابر حسن خان نے مشتہر کیا